سوال

میں جلدی بیماری (الرجی) کا شکار ہوں، اس کا علاج نہیں ہو سکا حتی کہ میں صرف دن میں پانچ بار وضوء کرتا ہوں، میں نے ہر قسم کی کوشش کی ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، اگر وضوء کرنے میں مجھے الرجی ہو اور حالت بری ہو جائے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا البقرۃ (286).

اور حدیث میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"...چنانچہ جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اس سے اجتناب کرو اور جب تمہیں کوئی کام کرنے کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6858) صحیح مسلم حدیث نمبر (1337).

وضوء کے سلسلے میں اللہ تعالی کے واضح حکم کے باوجود کہ وضوء کرنا فرض ہے، لیکن اس سے بیمار شخص کو پانی کے ساتھ وضوء کرنے سے مستثنی کرتے ہوئے اس کے لیے تیمم مقرر کیا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو تم نشہ میں مست ہو تو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو، اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کر لو، ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے، اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں، یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو، اور اس سے اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں پر مسح کرو، بلاشبہ اللہ تعالی معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے النساء (43).

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: یا اس کے استعمال کرنے یا تلاش کرنے میں بدن کو ضرر کا خدشہ ہو"

اگر پانی کے استعمال سے بدن کو ضرر اور نقصان ہو تو وہ مریض ہے، چنانچہ وہ اللہ تعالی کے درج ذیل فرمان کے عموم میں داخل ہوگا:

اور اگر تم مریض ہو یا مسافر المائدۃ (6).

جس طرح کہ اگر کسی کا وضوء والا عضوء زخمی ہو، یا اس کے سارے بدن پر پھنسیاں اور زخم ہوں اور غسل کرنے سے ضرر کا خدشہ ہو تو وہ تیمم کرے گا

دیکھیں: الشرح الممتع (378/1) طبع ابن الجوزی

اور اگر پانی لگانے سے اس کی جلد متاثر نہیں ہوتی تو پھر اسے وضوء کرنا ہوگا، اس میں ملنے یا پھر دھونے میں مبالغہ کرنے کی شرط نہیں

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور اگر اس کے ناک میں غدود ہوں تو وہ ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ سے کام نہ لے، کیونکہ ہوسکتا ہے مبالغہ کرنے سے ان میں پانی ٹھر جائے اور پھر تعفن پیدا ہوکر گندی بدبو آنے لگے، جس سے اسے مرض لاحق ہویا پھر اس سے ضرر ہو

تو اس طرح کے شخص کو کہا جائیگا کہ آپ اپنی ناک کے سوراخوں میں داخل کریں صرف یہی کافی ہے "

دیکھیں: الشرح الممتع (210/1).

اور شیخ کا یہ بھی کہنا ہے:

اور جب انسان کے ناک میں پھٹاؤ یا تھیلیاں ہو اور اگر وہ ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرے تو اس پھٹاؤ اور تھیلی میں پانی ٹھر جائے اور اسے تکلیف دے، یا پھر پانی خراب ہوکر پیپ وغیرہ بن جائے، تو اس حالت میں ہم اسے کہینگے: اپنے آپ سے ضرر اور نقصان کو ختم کرنے کے لیے مبالغہ مت کرو"

دیکھیں: الشرح الممتع (172/1).

چنانچہ اگر وضوء کرنے میں آپ کو تکلیف ہے، یا پھر بیماری سے شفایابی میں تاخیر کا باعث بنتا ہے تو آپ تیمم کرلیا کریں، اس میں کوئی حرج نہیں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

20935